151524-کیا لڑکی کا اپنے دوست کے ساتھ مکالمہ شادی شمار ہوگا

سوال

میں اکیس برس کی ہوں اور یونیورسٹی کی طالب علم ہوں جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں تقریبا دو برس قبل جبکہ میرا یونیورسٹی میں پہلا تعلیمی سال تھا ایک واقعہ پیش آیا اور باقی واقعات کی طرح گزر گیا لیکن جب میں نے درج ذیل حدیث :

تین اشیاء حقیقت میں بھی حقیقی ہیں اور مذاق میں بھی حقیقی ہیں، نکاح اور طلاق اور غلام آزاد کرنا"

سنی تو مجھے یہ واقعہ یاد آگیا واقعہ کچھ اسطرح ہے کہ میں اور میری سہیلی اور ہمارے تین دوست لڑکے میٹرو ٹرین میں سفر کر رہے تھے، مجھے علم ہے کہ مرد و عورت کا اختلاط حرام ہے اور مرد و عورت کے مابین کلام کرنا بھی ناجائز ہے، لیکن میرے ساتھ یہ واقعہ پیش ضرور آیا مجھے اتنا یاد ہے کہ ہم نے باتوں باتوں میں شادی کا ذکر چھیڑ دیا تو میری سہیلی ایک دوست لڑکے سے کہنے لگی :

فلاں لڑکی میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کی بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے کیا تم اس سے شادی کروگے ؟ تو میں نے بطور کلام اور مزاق کہا میں راضی ہوں، میری سہیلی نے دوبارہ اس لڑکے سے دریافت کیا کہ تمہاری کیا رائے ہے تو وہ لڑکا خاموشی سے میری طرف دیکھنے لگا، اور میں نے بھی اس سے دریافت کیا تمہاری کیا رائے ہے ؟

مجھے یاد نہیں کہ آیا اس نے کوئی جواب دیا یا نہیں، ہم سے کچھ دور ایک شخص علماء کا لباس پہنے کھڑا تھا جیسا کہ ہمارے ملک میں دینی لوگ پہنتے ہیں، میں نے اپنی سہیلی کے قریب ہو کر اس مولانا صاحب کی طرف اشارہ کر کے دھیمی آواز سے کہا یہ نکاح خوان کھڑا ہے، میرے خیال میں اس شخص نے ہماری بات نہیں سنی، یہ سب کچھ مزاق میں ہو رہا تھا، میں نے اپنے اس دوست سے دوبارہ دریافت کیا کہ تمہاری رائے کیا ہے میں تو راضی ہوں ؟

میرا ارادہ شادی کا نہیں تھا بلکہ سب مزاق تھا، لیکن حقیقت میں مجھے علم نہیں کہ اس دوست کا جواب کیا تھا صرف اتنا یاد ہے کہ وہ ہماری ساری باتوں کے درمیان خاموشی سے ہماری طرف دیکھتا رہا، اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور پھر میرا ارادہ تو اپنے خاندان کے علاوہ کہیں اور شادی کرنے کا نہیں تھا، ان وسوسوں اور خوف نے میری زندگی تباہ کر دی ہے، اور جب میں نے پڑھا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ولی کے بغیر شادی جائز قرار دی ہے تو میں پاگل سی ہوگئی کیونکہ ہمارے ملک مصر میں حنفی مسلک پر عمل کیا جاتا ہے برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آپ کے دوست اور آپ کے درمیان جو واقعہ پیش آیا اور آپ نے دو رضامندی کے الفاظ بولے اور اس لڑکی کی خاموشی اختیار کیے رکھنا شادی شمار نہیں ہوگا، کیونکہ عورت اپنی شادی خود نہیں کر سکتی.

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (1839) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی عورت کسی عورت کی شادی نہ کرے، اور نہ ہی عورت اپنی شادی خود کرے"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بلوغ المرام میں رقمطراز ہیں:

اس کے رجال ثقات ہیں، اور احمد شاکر نے عمدۃ التفسیر (285/1) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (1848) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اسکا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اور اگر وہ اس عورت سے دخول کر لے تو اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی وجہ سے عورت کو مہر ادا کریگا، اور اگر وہ جھگڑا کریں تو جس عورت کا ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہو گا"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے فرض کریں کہ عورت کی جانب سے ایجاب اور آدمی کی جانب سے قبول بھی ہو تو بھی عورت کا اپنی شادی خود کرنا باطل ہے، تو پھر اگر حالت یہ ہو کہ آپ کے دوست نے کچھ کہا بھی نہیں تو کیا حکم ہو گا؟!

اگرچہ احناف ولی کے بغیر نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن جو آپ نے بیان کیا ہے وہ بھی اسے شادی قرار نہیں دیتے کیونکہ ایجاب و قبول ہی نہیں ہوا، اور پھر احناف کا ولی کے بغیر نکاح کے جواز کا قول بھی ضعیف ہے کیونکہ صحیح احادیث سے اس کی تردید ہوتی ہے، اور یہ قول مرجوح ہو گا.

دوم:

آپ کو اس وسوسہ سے اعراض کرنا چاہیے اور اس کی طرف ملتفت مت ہوں، بلکہ آپ اللہ سبحانہ و تعالی کا ذکر کثرت سے کریں، اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہیں اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہیں، کیونکہ وسوسہ سے چھٹکارا اور اس کا علاج یہی ہے، اس لیے کہ وسوسہ تو شیطانی چال ہے جس میں شیطان ابن آدم کو پھانسنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ وہ اسے پریشان کر کے غم میں رکھ سکے.

لہذا جب بھی آپ کو محسوس ہو کہ جو کچھ ہوا تھا یہ شادی ہے تو آپ اس سے اعراض کرتے ہوئے اس کی طرف دھیان ہی نہ دیں، بلکہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جائیں، اور یقین رکھیں کہ جو کچھ ہوا تھا وہ شادی شمار نہیں ہو گا، بلکہ آپ اور اس شخص کے درمیان تو بالکل کسی بھی قسم کا کوئی تعلق بھی نہیں ہے.

جس طرح باقی مرد آپ کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہیں وہ شخص بھی آپ کے لیے اجنبی ہی ہے، اور یہ شعور اور احساس ایک قسم کا وسوسہ ہے جس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، اس کی طرف التفات مت کریں.

سوم:

اور جو بات آپ کے دوسرے دوست کے ساتھ ہوئی اور اس نے کہا کہ: کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟ تو آپ نے جواب نفی میں دیا.

یہ بھی کچھ شمار نہیں کیا جائیگا، بلکہ یہ تو شرم وحیاء کی قلت وکمی کی دلیل ہے، اور مروت جیسی چیز نہ ہونے کی دلیل شمار ہوتی ہے، جو کہ حرام کردہ اختلاط کا نتیجہ ہے، یہ بتائیں کہ کون یقین کریگا کہ یہ طالب علم یونیورسٹی میں علم حاصل کرنے آئے ہوئے ہیں؟! اللہ تعالی سلامتی وعافیت میں رکھے.

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ مردوں کے ساتھ میل جول اور اختلاط سے اجتناب کریں، اور اس کے برے نتائج سے بچ کر رہیں، یہ علم میں رکھیں کہ اجنبی سے کلام و تمنا اور نظر و سماعت کی بنا پر بہت سارے گناہوں پر مشتمل ہے.

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کی پریشانی کو ختم کرکے آپ کو نیک وصالح خاوند نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.